حل پرچہ نسائی عالمیہ

2006ء
1427ھ

سوال نمبر 1

جواب:۔

(i) ترجمہ:۔ مرد اور عورتیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اکٹھے وضو کرتے

(ii) ترجمہ:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

الف:۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق یہ ہے کہ نہی والی حدیث منسوخ ہے یا پھر نہی تنزیہی ہے ظاہر ہے جب مرد عورت اکٹھے وضو کریں گے تو مرد عورت کے باقی ماندہ وہ مرد کے باقی ماندہ پانی کو استعمال کریگی

(ب) :۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ایک دوسرے کے باقی ماندہ سے وضو جائز ہے امام احمد کے نزدیک ناجائز ہے

سوال نمبر 2 جز اول۔

جواب:۔

(i) مسجد مذکور اکثر مفسرین کی رائے میں مسجد قبا ہے جبکہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسجد نبوی ہے کچھ حدیثیں بھی اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ مسجد قبا ہے لیکن یہ حدیث ان سب سے زیادہ راجح اور صحیح ہے

جز ثانی:۔

(i) روئے زمین پر پہلے بننے والی مسجد، مسجد اقصیٰ ہے اس کے بعد مسجد حرام، اور ان کی تعمیر کے درمیان چالیس سال کا عرصہ ہے لیکن مسجد حرام کی تعمیر سے حضرت ابراہیم والی تعمیر مراد نہیں۔

(ii) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کے درمیان کعبہ کے اندر نماز پڑھی تھی ستونوں سے مراد یمنی ستون ہیں

سوال نمبر ۳

جواب :-

(۱) ترجمہ:- حضرت عائشہ رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنے سے قبر کے فتنے سے مسیح دجال کے فتنے کے شر سے محتاجی کے شر سے اور دولت مندی کے فتنے کے شر سے۔

(ب) تفصیل :-

(۱) دوزخ کا فتنہ کہ اسمیں داخل ہو (۲) قبر کا فتنہ عذاب ہو قبر تنگ ہو (۳) دجال کا فتنہ کہ اس کے شر میں مبتلا ہو اور جو کچھ وہ ظاہر کرے اسکی تصدیق کرے (۴) محتاجی کا فتنہ چیخ و پکار کرے اللہ کی رضا پر ناراض ہو۔ اور محتاجی کیوجہ سے چوری فساد وغیرہ پر اتر آئے۔ (۵) دولت مندی کا فتنہ دولت کے نشے میں مست ہو کر انسانوں کی جان اور مال سے کھیلے دولت سے حقوق ادا نہ کرے سرکش اور متکبر بن جائے

ج :-

دجال کا معنی :- جھوٹا، فریبی، دھوکے باز ہے

دجال کے نکلنے کی علامات :-

امام مہدی دجال کے دور میں طور سینا کے پہاڑ میں چھپے ہوئے ہوں گے دجال کے نکلنے کے وقت روئے زمین فسق و فجور سے بھری ہو گی بحیرہ، طبریہ وغیرہ کا پانی خشک ہو گیا ہو گا بیسان نامی چشمے اور باغات خشک ہو چکے ہوں گے فسق و فجور کیوجہ سے شدید ترین قحط ہو گا۔

29/07/007.

2006
1427ھ

حل پرچہ ... ابن ماجہ

سوال نمبر ۱۔ جز اول

ترجمہ:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر میں نیکی ہی اضافہ کرتی ہے اور تقدیر کو دعا ہی رد کر سکتی ہے۔

تشریح:۔
عمر میں اضافے کا مطلب ہے عمر بابرکت ہو جائے نیکیوں میں مصروف ہو ایسی عمر اگرچہ تھوڑی ہو طویل سمجھی جائیگی کہ اس نے اسے بامقصد بنایا۔ یا مراد ہے تقدیر میں لکھا ہوا اس طرح تھا کہ نیکی کرے گا تو عمر زیادہ ہو گی لہذا اب موت وقت مقررہ پر ہی آئی اور عمر بڑھنے کا سبب نیکی بنی۔
دعا کی اہمیت کو ظاہر کر کے اس طرف اشارہ کیا کہ دعا ایسا تیر ہے اگر کوئی چیز تقدیر کو توڑ سکتی ہے تو وہ یہی تھی۔ لہذا قضیہ مفروضہ ہے یا معنی یہ ہے کہ تقدیر مبرم نہ ہو۔ بلکہ معلق ہو تو وہ دعا کی وجہ سے ٹل جاتی ہے

سوال نمبر ۲ جز اول

جواب:۔

ترجمہ:۔ میں نے حضرت جابر سے بجو کے بارے پوچھا کہ وہ شکار ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے کہا اسے کھاؤں فرمایا ہاں میں نے کہا یہ تم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہا ہاں

ضبع کا معنی:۔ بجو

حکم:۔ ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک حرام ہے۔ ہماری دلیل اس سے آگے والی حدیث ہے۔ جس میں نبی پاک نے فرمایا بجو کون کھاتا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ دانتوں سے چیر پھاڑ کر کھاتا ہے

لہذا اس حدیث میں شامل ہوگا کہ جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کے ساتھ چیرنے پھاڑنے اور شکار کرنے والوں کو کھانے سے منع فرمایا اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ حلت و حرمت میں تعارض کے وقت ترجیح حرمت کو ہوتی ہے۔

جز ثانی :۔

ترجمہ :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے کوئی تجاوز کرنا نہ پرندہ اڑانا اور نہ الو۔

مطلب۔ عرب والے کچھ بیماریوں کو متعدی سمجھتے اور عقیدہ یہ تھا کہ بیماری خود بخود اللہ کی مشیت کے بغیر متعدی ہوتی ہے آپ نے اس نظریے کی تردید فرمائی۔

عدوی کا لغوی معنی :۔ ہے تجاوز کرنا

طیرہ کا لغوی معنی :۔ ہے اڑنا۔

عرب والے سفر کے وقت پرندہ اڑاتے اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو کہتے سفر میں کامیابی ہے اگر بائیں طرف مڑتا تو کہتے ناکامی ہے اور اگر سیدھا اڑتا تو کہتے فی الحال سفر نہ کرنا بہتر ہے۔ نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس نظریے کی تردید فرمائی اور بتایا پرندہ اڑانا اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

ھامہ :۔ الو جیسا ایک پرندہ ہے۔ عرب والے کہتے کہ جس مقتول کی دیت نہ لی جائے۔ اسکی روح ھامہ کی صورت میں آ کر گھر کا چکر لگاتی ہے اور فریاد کرتی ہے۔

سوال نمبر ۲ جز اول

جواب :۔

ترجمہ :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان کر قتل کیا اسکو مقتول کے اولیاء کے حوالے کیا جائے چاہیں تو انسے قتل کریں چاہیں تو دیت لیں، اور دیت تیس حقہ

تیس جذعہ، اور چالیس خلفہ۔

حقہ:. اونٹنی کے اس بچے کو کہتے ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہو

جذعہ:. اسکو کہتے ہیں جو پانچویں میں ہو

خلفہ:. اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے پیچھے بچہ نہ ہو۔

~~جز ثانی~~ :.

دیت کا لغوی معنی:. ہے بہنا۔

شرعی معنی:. خونبہا اور وہ مال جو مقتول کے بدلے اس کے ورثوں کو دیا جاتا ہے۔

جز ثانی:.

قتل خطاء:. وہ قتل جو غلطی کی وجہ سے ہو مثلاً ہرن کو مارنا چاہا غلطی سے انسان کو جا لگا اور وہ مر گیا

ہمارے نزدیک قتل خطاء کی دیت یہ ہے۔ ۲۰ بنت مخاض، ۲۰ ابن مخاض ... ۲۰ بنت لبون ... ۲۰ حقہ ... ۲۰ جذعہ

امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے لیکن ابن مخاض کی بجائے ابن لبون ہے

حل پرچہ   نسائی شریف   ۲۰۰۷ء

السوال الاول

الف ترجمہ۔

رسول اللہ نے حکم دیا کتوں کو مارنے کا اور رخصت دی شکاری کتے میں بکری کی حفاظت والے میں اور فرمایا جب کتا کسی برتن میں چاٹ جائے تو اسے سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار اسے مٹی سے مانجھو۔

ب

برتن دھونے میں جو اختلاف ہے وہ ۲۰۰۸ء نسائی میں حل ہے۔
اور پانی میں پاکی اور پلیدی میں جو ائمہ کا اختلاف ہے ترمذی ۲۰۰۸ء سوال پنجم میں حل ہے

السوال الثانی۔

ترجمہ۔

آپ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ مہینے پھر آپ کو متوجہ کر دیا گیا کعبہ کی طرف گزرا ایک آدمی جس نے نبی پاک کے ساتھ نماز پڑھی تھی انصاری قوم پر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں نبی پاک کو کعبہ کی طرف متوجہ کر دیا گیا پس وہ بھی کعبہ کی طرف پھر گئے

ب

قبلہ کی تعریف۔

قبلہ وہ گھر یا اس کا محل وقوع یا وہ سمت جسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔

اگر کعبہ کی طرف منہ کرنے کی صورت میں مال وجان کو خطرہ ہو تو ایسی صورت میں منہ کرنا چھوڑ سکتا ہے۔

سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے نبی پاک سے کئی حدیثوں سے ثابت ہے۔

السوال الثالث ، الجزالاول

ترجمہ۔

حضرت عائشہ نے کہا ہم نبی پاک کے ساتھ گئے ذوالحجہ کے چاند کے قریب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حج کا احرام باندھنا چاہے باندھے اور عمرے کا احرام باندھنا چاہے باندھے۔

خط کشیدہ عبارت کا مطلب۔

اس عبارت کا مقصد یہ ہے جو حج قران کرنا چاہے اسے بھی اختیار ہے اور جو تمتع کرنا چاہے اسے بھی اختیار ہے اور جو افراد کرنا چاہے اسے بھی اختیار ہے۔

ب

حج کا لغوی معنی۔

معظم جگہ کا ارادہ کرنا

اصطلاحی معنی۔

مخصوص مقامات کی طرف جانے کا ارادہ کرنا بنیت عبادت

حج کی اقسام۔

حج کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱ قران نمبر ۲ تمتع نمبر ۳ افراد

قران۔ حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھے عمرہ کرکے احرام نہ کھولے بلکہ اس کے ساتھ حج کرے ہمارے نزدیک قران سب سے افضل ہے۔

تمتع۔ حج اور عمرہ دونوں کرے اس طرح کہ عمرہ کا احرام باندھے عمرے سے فارغ ہو کر احرام کھول دے پھر آٹھ ذوالحج کو حج کا احرام باندھے۔ فضیلت میں اس کا دوسرا درجہ ہے۔

افراد۔ صرف حج کا احرام باندھے عمرہ اس کے ساتھ نہ ہو۔

اختلاف ائمہ۔

امام شافعی کے نزدیک افراد افضل ہے **دلیل۔** افراد کرنے والا سفر صرف حج کیلئے کر رہا ہے اور یہ افضل ہے۔

امام مالک کے نزدیک تمتع افضل ہے کیونکہ قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے۔

ہمارے نزدیک قران افضل ہے۔

دلیل۔ نمبر۱۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آل محمد حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھو۔ نمبر۲۔ اس میں مشقت زیادہ ہے کہ احرام جاری رہتا ہے۔

نمبر۳۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قران فرمایا۔

السطر الثانی

ترجمہ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد کیطرف جانے کی اجازت لے تو اسے منع نہ کرے۔

الف

اس زمانے میں جو فسق و فجور سے بھرا ہوا ہے عورت مسجد میں نہ جائے چاہیے بوڑھی ہو یا جوان اس لیے کہ یہ مشاہدہ ہے کہ نماز پڑھنے کے لیئے بلا پردہ جاتی ہیں اور ان شرعی پابندیوں کی قطعاً پرواہ نہیں کرتیں جو شریعت نے عائد کیں ہیں اس لیئے بہتر یہی ہے کہ مسجد میں آنے کی بجائے گھر میں نماز پڑھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا تھا عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں انہیں نبی پاک دیکھتے تو مساجد میں آنے سے منع کر دیتے۔

ب بہتر یہی ہے کہ خود منع کرنے کی بجائے یہ کہے کہ زمانہ بڑا خراب ہے نبی پاک نے گھر سے نکلنے سے منع فرمایا ہے گھر کے اندر نماز پڑھنا تمہارے لیئے افضل ہے۔ اس طرح کی احادیث بیان کرکے اسے نہ جانے کی رغبت دلائے تاکہ صراحتاً منع کرنے والا نہ بنے۔

محمد طیب
5-6-2010

حل پرچہ ابن ماجہ سنہ 2007

سوال نمبر 1:۔

الف

حضرت رافع بن خدیج نے کہا ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایک سفر میں تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جنگوں میں ہوتے ہیں ہمارے ساتھ چھری نہیں ہوتی (ہم کیسے ذبح کریں) تو آپ نے فرمایا ہر وہ چیز جو خون بہائے اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ بشرطیکہ دانت اور ناخن سے کیونکہ دانت ہڈی ہیں اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

ب

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین رگوں میں سے اکثر یعنی دو کا کاٹنا کافی ہے۔

ج

تین رگوں میں سے اگر دو کاٹی گئیں تو ذبح ہو جائیگی۔

د

جی ہاں عورت اگر صحیح طرح ذبح کرنا جانتی ہو تو اسکی ذبح صحیح ہے

ر

ہر دھاری دھار آلہ جو خون بہا سکے اس کے ساتھ ذبح کرنا جائز ہے دانت کیساتھ ذبح اس لئے جائز نہیں کہ دانت ہڈی ہے اور ہڈی پلید ہے۔ اور ناخن کیساتھ ذبح اس لئے جائز نہیں کہ یہ حبشیوں کی چھری ہے مسلمانوں کو ان کے ساتھ مشابہت سے روکا گیا۔

السوال الثانی - الف

ترجمہ -

حضرت انس نے کہا رخصت دی رسول اللہ نے حمل والی عورت کو جسے اپنی جان کا خوف ہو کہ وہ روزہ چھوڑے اور دودھ پلانے والی کو جسے بچے کا خوف ہو

یہ دونوں عورتیں خوف کی صورت میں روزہ چھوڑ سکتی ہیں لیکن بعد میں اس روزے کی قضا کریں گی کفارہ نہیں ان دونوں پر -

امام شافعی کے نزدیک ان پر فدیہ ہے وہ ان کو شیخ فانی پر قیاس کرتے ہیں کہ اس پر فدیہ ہے لہذا ان پر بھی فدیہ ہے -

ہماری دلیل

یہ ہے کہ شیخ فانی میں فدیہ کا حکم خلاف قیاس ہے لہذا وہ شیخ فانی تک ہی رہے گا اس سے تجاوز نہیں کرے گا -

السوال الثالث

ترجمہ -

نبی پاک نے فرمایا بیماری میں تعدی نہیں ہوتی پرندے کو منحوس سمجھا جائے الو کی کوئی حیثیت نہیں آپ کی طرف ایک بدو کھڑا ہوا عرض کی یارسول اللہ بتائیے ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے وہ سب اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ تقدیر کی وجہ سے ہے پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا -

مطلب -

اگر اونٹوں میں خارش تعدی کی وجہ سے آئی تو پہلے پہلے اونٹ کو بیماری کیوں لگی وہاں تو تعدی نہیں -

لاعدوی -

لا عدوی کا مطلب ہے عربوں میں مشہور تھا کہ بیماری تعدی ہی کی وجہ سے آتی ہے بیمار کے ساتھ بیٹھنے سے دوسرا بیمار ہو جاتا ہے یہ نظریہ شرعاً غلط ہے -

لا طیرۃ -

عرب والے کسی کام پر جاتے تو پرندہ اڑاتے وہ دائیں طرف اڑتا اسے کامیابی جانتے اگر بائیں طرف اڑتا ناکامی جانتے - فرمایا یہ غلط نظریہ ہے مقاصد میں کامیابی یا ناکامی تقدیر کی وجہ سے ہوتی ہے -

لا ھامۃ -

عربوں میں مشہور تھا جس مقتول کی دیت نہ کی جائے تو وہ اس کی روح کی شکل میں اس کے گھر آ کر بیٹھتا ہے اور فریاد کرتا ہے فرمایا یہ بھی غلط ہے -

ب -

لغت میں تقدیر کا معنی ہے اندازہ کرنا -

اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق پیدا ہونے کے بعد جو کچھ کرنے والی تھی وہ سب کچھ پہلے لکھ دیا لہذا اب وہ اس لکھے ہوئے کے مطابق کر رہے ہیں -

قدریہ کہتے ہیں بندہ اپنے اختیار والے کاموں کا خالق خود ہوتا ہے ان میں تقدیر وغیرہ کچھ نہیں ۔ بندہ کرے تو ہوگا نہ کرے تو نہ ہوگا یہ نہیں ہے کہ پہلے لکھ دیا گیا اور وہ اس کا پابند ہے -

ج

تقدیر تغیر اور تبدل کو قبول نہیں کرتی ۔ جہاں حدیثوں میں سے تغیر اور تبدل کا اثبات ہوتا ہے وہاں یا تو قضیہ فرضیہ ہے یا تقدیر مطلب ہے کہ تقدیر ایسے تھی -

د

عمر میں نیکی ہی اضافہ کرتی ہے اس کا مطلب ہے بالفرض اگر کوئی چیز عمر میں اضافہ کر سکتی تو وہ نیکی تھی یا معنی یہ ہے اضافے سے مراد بڑھنا نہیں بلکہ عمر کا با برکت ہونا اور با مقصد ہونا ہے تقدیر کو دعا ہی بدلا سکتی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آجاتی بالفرض تو وہ دعا تھی اس میں دعا کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے یا معنی یہ ہے کہ تقدیر ایسے ہوتی ہے کہ دعا کرنے سے وہ بدل جائے گی لہذا دعا نے تقدیر کو بدلا یا نہیں بلکہ پورا کیا -

حل پرچہ ۲۰۱۱ء نسائی و ابن ماجہ

القسم الاول ابن ماجہ

السوال الاول

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ،

حضرت صلہ بن زفر نے کہا ہم مشکوک دن میں حضرت عمار کے پاس تھے ایک بکری (یعنی اس کا گوشت) لائی گئی کچھ لوگ (گوشت کھانے سے روزہ دار ہونے کے سبب) دور ہو گئے پیچھے ہٹ گئے تو حضرت عمار نے کہا جس نے اس (شک والے) دن روزہ رکھا پس اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے فرمانی کی

الجز الثانی

بینوا ما المراد بیوم الشک

یوم شک وہ یوم ہے جسکی شب (۳۰ شعبان کی شب) میں بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند وغیرہ نظر نہ آئے جسکی وجہ سے اس یوم (۳۰ شعبان) میں یکم رمضان و ۳۰ شعبان دونوں ہونیکا احتمال ہو اگر ۳۰ شعبان کی رات مطلع صاف ہو اور پھر بھی چاند نظر نہ آئے تو اس صورت میں ۳۰ شعبان کا یوم یوم شک نہ ہو گا۔

اختلاف ائمہ،

امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک کے نزدیک مختار یہ ہے کہ یوم شک میں روزہ نہ رکھا جائے اور روزہ رکھنا مکروہ ہے اگر روزہ رکھنا ہے تو بہ نیت نفل رکھا

جاتے ہیں جس آدمی کی کسی مخصوص دن مثلاً بروز جمعہ روزہ رکھنے کی عادت ہو اور یوم شک اتفاقاً وہی ہو تو اس شخص کیلئے یوم شک میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

الجزء الثالث

بموجودگی بادل ثبوت رویت ہلال رمضان کی شرط ایک عادل کی گواہی ہے لہذا جب ایک عادل خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام گواہی دے گا کہ اس نے رمضان کا چاند دیکھا ہے تو ثبوت ہو جائے گا

بصورت عدم بادل

اگر بادل نہ ہو تو ضروری ہے کہ کثیر جماعت جس کی خبر سے علم ضروری حاصل ہو جائے رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دے

وجہ فرق بین الصورتین

بادل کی صورت میں چونکہ (بادل) رکاوٹ ہے اور معاملہ فرض یعنی روزہ کی ادائیگی کا ہے تو احتیاطاً ایک کی گواہی کو قبول کر لیا گیا اور بادل نہ ہونے کی صورت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور ایک دو کی رویت میں غلطی کا امکان ہے اسی لیے جماعت کثیرہ کی گواہی ضروری ہے۔

ہلال شوال:

بصورت بادل دو مرد یا دو عورتیں اور ایک مرد کی گواہی سے ثبوت رویت ہو جائے گا بادل نہ ہونے کی صورت میں جماعت کثیرہ کی گواہی ضروری ہے۔

ہلال شوال بصورت بادل:

اگر مطلع ابر آلود ہو تو شوال کا چاند دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی گواہی سے ثابت ہو جائے گا بصورت عدم بادل جماعت کثیرہ کی گواہی سے چاند ثابت ہو گا۔

تشریح مسئلہ:

جس نے اکیلے رمضان کا چاند دیکھا اس پر صوم واجب ہے کیونکہ حدیث میں ہے صوموا لرؤیتہ اور اس نے تو چاند دیکھا ہے لہذا وہ شاید شہر رمضان ہو اور قرآن میں ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ شخص مذکورہ نے اگر روزہ نہ رکھا تو اس پر اس کی قضا ہو گی تاہم کفارہ نہ ہو گا۔

السوال الثانی

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتجاج (جھگڑا کیا) حضرت آدم و موسی علیہم السلام نے آپس میں حضرت آدم کو جناب موسی نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو آپ نے ہم کو خسارہ و ناکام کیا اپنے گناہ کی وجہ سے ان سے حضرت آدم نے کہا اے موسی آپ کو اللہ تعالی نے اپنی کلام کے ساتھ چنا اور آپ کے لئے اپنی قدرت کے ساتھ تورات لکھی تم مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالی نے مجھ پر مقرر کر دیا تھا میری پیدائش سے چالیس سال قبل پس حضرت آدم علیہ السلام جناب موسی

علیہ السلام پر غالب آگئے یہ کلمہ (فحج موسی آدم) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔

الجزء الثانی

مناظرہ کہاں ہوا

اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

نمبر ۱ یہ مناظرہ روحانی تھا اور آسمان پر ہوا حضرت موسی کی وفات کے بعد جب آسمان پر ان کی روحیں ایک دوسرے سے ملیں تو اس وقت یہ مناظرہ ہوا

نمبر ۲ مناظرہ جسمانی تھا اللہ تعالی نے جناب آدم کو حضرت موسی کی حیات میں زندہ کر دیا اور یہ دونوں حضائر قدس میں جمع ہوئے اور یہ مناظرہ کیا

نمبر ۳ مناظرہ جسمانی تھا اللہ تعالی نے دونوں کو زندہ کر دیا تھا۔

الجزء الثالث

کیونکہ فرقہ قدریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بندہ اپنے اعمال کا خالق خود آپ ہے تو اس طرح وہ تعدد خالق کے قائل ہیں مجوسی بھی یہ کہتے ہیں کہ خیر کا خالق اور ہے اور شر کا خالق اور ہے۔

السوال الثالث

الجزء الاول

دفع تعارض:

اس حدیث میں خون کے بارے سوال کیا گیا ہے کہ بندے سے سب سے پہلے قیامت کے دن جو جھگڑا ہوگا وہ خون ناحق کے بارے ہوگا تو یہ حدیث حقوق العباد پر محمول

ہے
اور دوسری حدیث میں ہے کہ بندے سے سب سے پہلے
نماز کے بارے سوال ہوگا۔

دونوں حدیثوں کے اندر جو تعارض ہے اس کا جواب یہ ہے
1۔ کہ اگر بندے سے حقوق العباد پہلے سوال ہوگا تو وہ ناحق
خون کے بارے میں ہوگا
2۔ اگر بندہ سے حقوق اللہ سے سوال ہوگا تو سب سے پہلے نماز
کے بارے میں سوال ہوگا۔

2015 سنن نسائی

سوال 1:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو ذر غفاری فرماتے ہیں

رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز کیلئے کھڑا ہو پس اس کو کجاوے جتنی لکڑی چھپاتی ہے جو اس کے سامنے ہو پس اگر وہ اس کے سامنے نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت اور گدھا اور کالا کتا توڑ دیتا ہے۔

(ب)

ائمہ اربعہ:-

ائمہ اربعہ کہتے ہیں کہ عورت، کتا اور گدھا کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

حدیث کا جواب:-

ائمہ اربعہ کے نزدیک کسی کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور حدیث پاک میں نماز توڑنے سے مراد خشوع خضوع کا ختم ہونا اور دل کا ان چیزوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔

سوال 2:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ نے فرمایا نہ سفر کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔

(ب)

اس حدیث پاک سے قبروں کی زیارت وغیرہ کیلئے جانے کی حرمت ثابت کرنا غلط ہے۔

مسند احمد میں حدیث پاک یوں ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اس غرض سے سفر کرنا کہ وہاں نماز پڑھنے سے ثواب زیادہ ہوگا یہ غلط ہے اس لئے کہ ان تین مساجد کے علاوہ باقی تمام مساجد ثواب میں برابر ہیں تو حدیث پاک (معلوم ہوا کہ) قبروں کی زیارت یا بزرگوں کی زیارت وغیرہ کیلئے جانے کو شامل ہی نہیں

مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوگا اور مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ہوگا اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز کا ثواب پچیس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ہوگا۔

سوال ۶:

(الف) ترجمہ:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے قریب گئے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جو شخص حج کا احرام باندھنا چاہیے وہ حج کا احرام باندھ لے اور جو شخص عمرہ کا احرام باندھنا چاہیے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے

(ب)

حج کی تین اقسام ہیں

(۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قران

ہمارے نزدیک:-

ہمارے نزدیک حج قران افضل ہے۔

دلیل:- حج قران کے افضل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حج قران میں مشقت زیادہ ہوتی ہے اور نبی پاک نے بھی حج قران فرمایا تھا۔

امام شافعی:-

امام شافعی کے نزدیک حج افراد افضل ہے۔

دلیل:-

اکثر صحابہ کرام نے حج افراد کیا تھا اگر افضل نہ ہوتا تو صحابہ کرام حج افراد کیوں اختیار فرماتے۔

امام مالک:-

امام مالک کے نزدیک حج تمتع افضل ہے۔

دلیل:-

حج تمتع میں حج افراد کی نسبت مشقت زیادہ ہے اور حج تمتع میں عبادات بھی زیادہ ہیں اور قرآن پاک میں بھی حج تمتع کا ذکر ہے۔

ابن ماجہ

سوال 6:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا نہ بیماری کا تجاوز کرنا اور نہ پرندہ اڑانا اور نہ الو بس ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ بتائیں ایک اونٹ کو

خارش ہوتی ہے وہ اونٹ سارے اونٹوں کو خارش زدہ
کر دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہے نہیں پہلے
اونٹ کو کس نے خارش زدہ کیا۔

(ب)

حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ اہل عرب میں
مشہور تھا کہ بیماریاں متعدی ہوتی ہیں اور متعدی
صرف اٹھنے بیٹھنے سے نہیں بلکہ میل جول سے ہوتی
ہے تو نبی پاک نے اس حدیث شریف میں ان کے
اس عقیدے کی تردید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ
اللہ تعالیٰ کے چاہنے اور تقدیر سے بیماریاں متعدی
ہوتی ہیں۔

عرب کا رواج تھا جب کوئی ان میں سے
سفر پر جانے لگتا تو وہ پرندہ اڑاتے اگر پرندہ دائیں
جانب اڑتا تو کہتے سفر میں کامیابی ہوگی اور اگر پرندہ
بائیں جانب اڑتا تو کہتے سفر میں ناکامی ہوگی اور اگر
پرندہ سیدھا اڑتا تو کہتے فی الحال سفر نہیں کرنا چاہئے
نبی پاک نے اس عقیدہ کی تردید فرمائی اور یہ ظاہر فرمایا
کہ سفر میں کامیابی یا ناکامی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے
اگر کسی کے دروازے پر یا گھر میں الو آجاتا اور وہ بولتا تو
وہ اس الو کے بولنے کو نحوست سمجھتے تھے نبی پاک نے
اس عقیدہ کی بھی تردید فرمائی جب آپ نے ان وہموں
کی تردید فرمائی تو ایک بدو اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ
ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے جس کی وجہ سے سارے
اونٹوں میں خارش پھیل جاتی ہے تو اس سے ظاہر
ہوا کہ بیماری متعدی ہوتی ہے تو آپ نے جواب دیا
کہ بیماری ہونے کی وجہ متعدی نہیں ہے تو پہلا اونٹ

2015 نسائی و ابن ماجہ

سوال 2 :-

(الف) ترجمہ :-

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز میں مصروف تھے ایک آدمی آیا پس اس نے کہا بیشک نبی پاک پر آج رات قرآن پاک اتارا گیا اور آپ کو حکم دیا گیا کہ قبلہ کی طرف منہ پھیر لیں پس تم کعبہ کی طرف منہ کر لو جبکہ ان کے چہرے شام کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

(ب)

یہ ایسی خبر واحد تھی جس کو قرائن نے گھیرا ہوا تھا اور وہ قرائن یہ تھے۔

(1) نبی پاک قلبی طور پر کعبہ کی طرف منہ کرنا پسند فرماتے۔

(2) یہودی طعنہ دیتے کہ ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن منہ ہمارے کعبہ کی طرف کرتے ہیں۔

(3) جن مقاصد کو سامنے رکھ کر بیت المقدس کو قبلہ بنایا گیا وہ حاصل نہ ہوئے۔

اور خبر واحد جس کو ایسے قرائن نے گھیرا ہوا ہو وہ یقین کا فائدہ دیتی ہے پس یہ خبر قطعی یقینی تھی جس نے قطعی یقینی خبر کو منسوخ کیا۔

سوال 2 :-

(الف) ترجمہ :-

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے بیشک نبی پاک نے فرمایا اے اپنی عبد مناف تم کسی کو اس گھر کے طواف اور نماز پڑھنے سے نہ روکو جس وقت چاہے دن سے یا رات سے۔

(ب)

ہمارے نزدیک :-

ہمارے نزدیک اگرچہ عصر کے بعد طواف ہو سکتا ہے لیکن طواف والی دو رکعات پڑھنا منع ہے۔

امام شافعی :-

امام شافعی کہتے ہیں کہ عصر کے بعد بھی طواف والی دو رکعات پڑھنا جائز ہے۔

امام شافعی کی دلیل :-

امام شافعی کی دلیل مذکور حدیث پاک ہے اور وہ حدیث جس میں مکہ اور کعبہ میں استثناء ہے اور وہ حدیث یوں ہے۔

"عصر کے بعد نماز نہ پڑھو مگر مکہ میں"۔

ہماری دلیل :-

ہماری دلیل وہ عام احادیث ہیں جن میں نبی پاک نے عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرمایا۔

وہ عام احادیث ہیں اور یہ خاص واقعہ ہے جس کا تعلق صرف کعبۃ اللہ کے ساتھ ہے اور ہمارے نزدیک اس قسم کا خاص عام کو منسوخ نہیں کر سکتا لہذا نہی ہر جگہ، ہر وقت کو شامل ہوگی۔

سوال 4:-

(الف) ترجمہ :-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھیں مال جمع کرنے کی حرص نے ہلاک کر دیا قبروں کی زیارت کرنے تک۔ آپ نے فرمایا ابن آدم کہتا ہے "میرا مال،

میرا مال" حالانکہ تیرا مال وہ ہے جسے تو نے کھا لیا اور ختم کر دیا یا جسے تو نے پہنا اور پرانا کر دیا یا جسے تو نے صدقہ کر کے آگے جاری کر دیا۔

وضاحت:-

حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ انسان مرتے دم تک دولت جمع کرنے کی خواہش اور حرص میں لگا رہتا ہے اور اس جذبہ اور شوق کی وجہ سے وہ بہت سارے اوامر اور نہی اور بہت سی پابندیاں اور ناجائز کام جن سے شریعت پاک نے روکا وہ ان میں سے کسی کی پرواہ نہیں کرتا حالانکہ انسان اگر بنظر غائر دیکھے تو اس کو معلوم ہوگا کہ اس کا مال وہ ہے جو وہ صدقہ، خیرات کر کے اپنے لیے ذریعہ آخرت بنا چکا ہے کیونکہ یہ مال ختم نہیں ہوا بلکہ اسے انتہائی مشکل وقت میں سہارا دے گا اور اس کے کام آئے گا۔

اور جو مال خرچ کر چکا وہ اس کے ہاتھوں سے نکل چکا اور جو اس نے آئندہ کیلئے مال جمع کر رکھا ہے اس مال پر بھروسہ کرنا بیوقوفی ہے ممکن ہے وہ شخص اس مال کو استعمال کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

حدیث پاک نے اس بات کی ترغیب دی کہ انسان مال کم جمع کرے اور صدقہ و خیرات بہت زیادہ کرے کیونکہ انسان کیلئے فائدہ مند مال وہی ہے جو صدقہ و خیرات کی صورت میں ہے۔

(ب)

نبی اکرم نے مال کو گننے اور حرص بھری نظروں سے جمع کرنے اور اسی کی طرف پوری زندگی بھاگنے

دوڑنے سے منع فرمایا۔
"مالی مالی" سے یہ اشارہ کیا کہ وہ اپنا مال ہی شمار کرتا ہے اور اس کے علاوہ دماغ میں اور کوئی سوچ نہ ہو۔
مرنے کے بعد والا مال اس کا نہیں بلکہ اس کے وارثوں کا ہے اگر وہ مال اس کا ہوتا تو اس کو سارا مال صدقہ کرنے کی اجازت ہوتی اور وصیت کرنے کی اجازت ہوتی حالانکہ وہ صرف تہائی مال میں تصرف کرسکتا ہے لہذا اس کے مرنے کے بعد والا مال اس کا ہے ہی نہیں۔

ابن ماجہ

سوال ۴ :-

(الف) ترجمہ :-

حضرت جابر فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اس امت کا آخر اس کے اول والوں کو لعنت کرے پس جس نے حدیث پاک کو چھپایا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی ایک چیز کو چھپایا۔

وضاحت :-

حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جب امت میں اعتقادی فساد پیدا ہوگا اور خارجی، رافضی فرقے صحابہ کرام کو طعن و تشنیع کریں گے تو اس وقت جو ان کا رد کرے گا اور وہ احادیث جو صحابہ کرام کی عظمت اور عدل و انصاف کے متعلق ہیں وہ ان تمام احادیث کو امت تک نہ پہنچائے اور امت کو صحابہ کرام کے مقام و مرتبہ سے واقف اور خبردار نہ کرے تو گویا اس نے وہ علم چھپایا جس کو اللہ پاک نے اس لئے نازل کیا

جو خارش زدہ ہوا اس کو بیماری کیوں لگی وہ اونٹ تو کسی کے ساتھ نہ بیٹھا اور نہ ہی چلا تو اس سے معلوم ہوا کہ پہلے اونٹ میں بھی بیماری متعدی نہ تھی لہذا اس حدیث پاک سے تقدیر جھٹلانے والوں کا بھی رد ہو رہا ہے کہ انسان بہت سی چیزوں کو اپنے سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی نہیں بچ سکتا اور ان کا بھی رد ہوا جو کہتے ہیں کہ بندے میں کوئی اختیار نہیں ہے وہ مجبور محض ہے جنھیں جبریہ کہا جاتا ہے اس لئے کہ اگر بندہ مجبور محض ہوتا تو پھر کھانا، پینا، چلنا اور بہت سے ایسے کام جن کے اندر بندے کی طاقت اور ارادہ کارفرما ہے تو ان سب کی نفی کرنا پڑے گی۔

سوال 5:

(الف) ترجمہ:

حضرت زید بن ثابت انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ پاک اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات سنی اور دوسروں تک پہنچائی کیونکہ بہت سے فقہ اٹھانے والے جو فقیہ نہیں اور بہت سے فقہ اٹھانے والے جو اس کی طرف ان سے زیادہ فقیہ ہیں۔

(ب)

حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو احادیث سن کر دوسروں تک پہنچاتا ہے رب تعالی اسے خوش و خرم رکھے اسے تر و تازہ رکھے اسے ہنس مکھ رکھے

اور حدیث پاک کے اندر دوسروں تک احادیث پہنچانے کی ترغیب دلائی گئی کیونکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیث پاک سننے والا فقیہ نہیں ہوتا جو اس حدیث سے مسائل نکال سکے لیکن اگر وہ شخص حدیث پاک کسی دوسرے شخص کو بتا دے جو اس سے زیادہ فقیہ ہے تو وہ اس سے زیادہ مسائل نکالے گا لہذا حدیث پاک دوسروں تک پہنچانے کا یہ بھی فائدہ ہے۔

علم و علماء کی قرآن و احادیث میں فضیلت۔

مختلف آیات مبارکہ میں رب تعالیٰ نے علم اور علم والوں کی شان کے بارے ذکر فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱) انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔

(۲) قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔

نبی پاک نے علم اور علم والوں کے بارے کثیر ارشادات فرمائے۔

(۱) خیرکم من تعلم القران وعلمہ۔

(۲) انما بعثت معلما۔

سوال 6:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا سینگی لگانے والا اور سینگی لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(ب)

ائمہ ثلاثہ کا مذہب:-

ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ سینگی لگانے والا اور سینگی لگوانے والا دونوں کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

امام احمد کا مذہب:-

امام احمد کے نزدیک سینگی لگانے والا اور سینگی لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

~~ہماری~~

ہماری دلیل:-

(۱) رسول اللہ نے روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی۔

(۲) ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ نے روزہ اور احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ جس سے ثابت ہوا کہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔

حدیث کا جواب:-

(۱) انسان سینگی لگوانے سے روزہ توڑنے کے قریب ہو جاتا ہے اس لئے کہ خون نکلنے سے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ اس کمزوری کو برداشت نہ کر سکے اور روزہ توڑ دے۔

(۲) حدیث پاک کو شدت اور سختی پر محمول کیا گیا کہ یہ کام نہ کرو ورنہ اس کا انجام روزہ ٹوٹنے کی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

2016 سنن نسائی

سوال 2:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہم بیر بضاعہ سے وضو کریں یہ ایسا کنواں ہے جس کے اندر کتوں کے گوشت ڈالے جاتے ہیں اور حیض آلود کپڑے ڈالے جاتے ہیں اور بدبو دار چیزیں ڈالی جاتی ہیں تو آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی۔

اختلاف ائمہ:-

ہمارے نزدیک:-

ہمارے نزدیک پانی جاری ہو یا اس کے قائم مقام ہو پلیدی گرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا ہاں! اگر پلیدی گرنے سے کوئی وصف ختم ہو جائے تو پھر پانی پلید ہو جائے گا۔

امام شافعی:-

امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر پانی دو قلہ ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پلیدی گرنے سے پلید نہیں ہوگا۔

امام مالک:-

امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر پلیدی گرنے سے پانی کی کوئی وصف ختم ہو جائے تو پانی پلید ہوگا وگرنہ نہیں۔

امام شافعی کی دلیل:-

امام شافعی کی دلیل مذکور حدیث پاک ہے۔

دلیل کا جواب:-

ہم مذکورہ حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ بیر بضاعہ جاری کنواں تھا اور اُس کنویں کا پانی باغات کی طرف لے جایا جاتا۔
اور "الماء" پر الف لام عہد کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کنویں کا پانی پلید نہیں بلکہ جاری ہے اور "الماء" سے مراد ہر پانی یا مطلق پانی نہیں بلکہ خاص کنویں کا پانی مراد ہے۔

ہماری دلیل:-

نبی پاک نے فرمایا ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو۔
اس حدیث پاک سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ وہ پیشاب گرنے سے پلید ہو جائے گا اور اس سے یہ بھی اشارہ نکلتا ہے کہ جو پانی ٹھہرا ہوا نہیں وہ پلیدی گرنے سے پلید نہیں ہوتا۔

سوال 3:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابو عمیر اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک قوم نے چاند دیکھا پس وہ نبی پاک کے پاس آئے تو آپ نے انھیں دن چڑھنے کے بعد روزہ توڑنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید پڑھنے کیلئے جانے کا حکم دیا۔

اختلاف ائمہ-

ہمارے نزدیک:-

ہمارے نزدیک عید الفطر واجب ہے۔

ہماری دلیل:-

نبی پاک نے اس پر ہمیشگی فرمائی اور کبھی ترک نہیں فرمایا اور ہمارے ائمہ کرام کہتے ہیں کہ نبی پاک نے تقریباً نو (۹) سال عید نماز پڑھی اور صحابہ کرام کو بھی نماز عید پڑھنے کا حکم دیا لہذا عید نماز سنت نہیں بلکہ واجب ہے کیونکہ مطلق امر وجوب کو ثابت کرتا ہے۔

امام شافعی:-

امام شافعی کہتے ہیں کہ عید نماز سنت ہے۔

دلیل:-

امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ جہاں نبی پاک سے نمازوں کے بارے پوچھا گیا تو نبی پاک نے عید نماز کا ذکر نہیں فرمایا جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ واجب نہیں اور ضمام بن ثعلبہ والی حدیث میں بھی عید نماز کا کوئی ذکر نہیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ سنت ہے۔

ابن ماجہ

سوال ۴:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے فرمایا اے ابوذر! تیرا صبح کو جا کر قرآن پاک کی ایک آیت سیکھنا تیرے لئے سو (۱۰۰) رکعات نفل نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صبح کو جا کر علم کا ایک باب سیکھنا جس پر عمل ہو یا نہ ہو یہ ہزار رکعات نفل نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(ب)

"اس شخص کی مثال جس نے علم سیکھا پھر وہ سو گیا وہ اس کے پیٹ میں اس کستوری کی مشک کی طرح ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو"۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں احادیث میں تطبیق مختلف طریقوں سے دی گئی۔

(۱) یعنی حدیث پاک میں "عمل بہ او لم یعمل" سے مراد عمل نہیں یعنی علم کے مطابق چلنا یہ مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو باب وہ سیکھے ان کا تعلق اعمال سے نہ ہو مثال کے طور پر وہ امم سابقہ کے قصے ہوں، ان کا تعلق عقائد سے ہو، وعظ و نصیحت کی باتیں ہوں یا ان کا تعلق مرنے کے بعد والے حالات سے ہو تو مطلب یہ ہے کہ وہ علم سیکھتا ہے خواہ وہ علم عمل سے تعلق رکھے یا وعظ و نصیحت، قصہ وغیرہ سے تعلق رکھے۔

(۲) ایسا علم جو بالعمل ہو اس کی شان بہت اعلیٰ ہے لیکن وہ علم جو بلا عمل ہو اگرچہ اس کی شان وہ نہیں لیکن پھر بھی وہ جہالت سے بہتر ہے اور حدیث پاک نے بھی اسی کو ظاہر کیا کہ علم ہر حال میں سیکھے اور یہ ممکن ہے کہ علم سیکھنے کی برکت سے رب تعالیٰ عمل کی توفیق دیدے۔

ہو اگر اس کو چھپایا جائے۔

حدیث پاک بھی وحی ہے لیکن وحی خفی ہے صحابہ کرام کے بارے کئی قرآنی آیات اتاری گئیں اور ان آیات مبارکہ نے صحابہ کرام کو عادل، منصف، فرمانبردار اور جنتی قرار دیا لہذا صحابہ کرام کو طعن و تشنیع اور ان سے متعلق احادیث و روایات کو چھپانا گویا ان آیات کو چھپانا ہے۔

(ب)

اس حصہ کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت وہ فرقے جو صحابہ کرام اور اولیاء کے دشمن ہیں اور قرون اولی میں کیڑے نکالتے ہیں وہ صحابہ کرام اور تابعین پر لعنت کریں اور ان میں طعن و تشنیع (تلاش) کریں۔

علم کو چھپانے کی صورتیں۔

(۱) علم ظاہر کرنے کی صورت میں جان کا خطرہ ہو۔

(۲) علم ایسا ظاہر کرنا جو احکام، عقائد سے تعلق نہ رکھتا ہو۔

(۳) جن کے سامنے علم پیش کیا جاتا ہے ان میں صلاحیت ہی نہ ہو۔

(۴) علم ظاہر کرنے کی صورت میں فسادات فی الارض اور قتل و غارت کا خطرہ ہو۔

سوال ۵:۔

(الف) ترجمہ:۔

حضرت عمر فاروق پر جاہلیت میں ایک رات اعتکاف بیٹھنے کی منت تھی تو آپ نے نبی پاک سے پوچھا تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اب مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھ لیں۔

(ب)

احناف کا مذہب:

ہمارے نزدیک اعتکاف کیلئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ کے اعتکاف نہیں بیٹھ سکتا۔

امام شافعی:

امام شافعی کے نزدیک اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔

دلیل:

امام شافعی کی دلیل مذکور حدیث پاک ہے۔

احناف کی دلیل:

ہماری دلیل وہ احادیث ہیں جن میں نبی پاک نے اعتکاف کے ساتھ روزہ رکھنے کا ذکر فرمایا مثلاً یوں فرمایا "ایک دن روزہ رکھ کر اعتکاف بیٹھنا"۔

اور یہی احادیث امام شافعی کی دلیل کا جواب بھی ہیں کہ جب ان جیسی احادیث میں روزہ کا ذکر نہیں تو وہ مقید اور مثبت مطلق احادیث کو مقید کرے گی کیونکہ واقعہ ایک ہے اور یہ شریعت کا اصول ہے کہ ایک واقعہ سے متعلق جتنی احادیث ہیں ان تمام کا معنی اس حدیث کو لے کر کیا جائے گا جس میں پوری تفصیل ہے لہذا اس حدیث کے بارے یہ کہیں گے کہ یا راوی نے روزہ کا ذکر چھوڑ دیا یا یہ حدیث مطلق ہے اور یہ مقید پر محمول ہوگی ویسے بھی روزے کے بغیر اعتکاف

کا کوئی تصور نہیں۔

سوال 6:۔

(الف) ترجمہ:۔

اہل صفہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! ہماری زمین گوہوں والی زمین ہے آپ کا گوہوں کے بارے کیا خیال ہے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ ایک امت کی اشکال بدلائی گئیں ہیں آپ نے نہ کھانے کا حکم دیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

(ب)

ہمارے نزدیک:۔

ہمارا مذہب جو ماہرین نے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ گوہ کا کھانا مکروہ تنزیہی ہے اور باب کی حدیث اس کو حرام نہیں کہہ رہی جبکہ نبی پاک نے پوری زندگی گوہ استعمال نہیں فرمائی کیونکہ اس میں طبعی کراہت تھی اس لئے کہ گوہ مکہ میں نہ تھی اور یہ آپ کی مالوف غذا بھی نہ تھی اس لئے آپ نے اس سے احتراز فرمایا۔

2017

سنن نسائی

سوال 3:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلم آدمی کا حق نہیں ہے جس کے پاس کچھ مال ہو اس میں وصیت کرنا چاہیے کہ دو راتیں گزارے اگر اس کے پاس اس کی وصیت لکھی ہوئی چاہیے۔

وصیت کا لغوی معنی:-

کسی شخص کو کسی شے کا بطور نگران مالک بنانا۔

اصطلاح:-

زندگی کے آخری لمحات میں کسی شخص کیلئے اپنے مال کی وصیت کرنا۔

(ب)

ائمہ اربعہ کا مذہب:-

ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ وصیت مستحب ہے۔

داؤد، زہری:-

داؤد، زہری کہتے ہیں کہ وصیت واجب ہے۔

ہماری دلیل:-

آیت میراث آنے سے پہلے وصیت فرض تھی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ"

آیت میراث آنے کے بعد فرضیت منسوخ ہو گئی لیکن
استحباب باقی ہے۔
بخاری دلیل یہی حدیث مبارکہ ہے کیونکہ یہاں ایسا
صیغہ نہیں جو وجوب یا فرضیت پر دلالت کرے یعنی
"ما حق امرئ" ہے اور آگے والی احادیث میں بھی
تصریح ہے کہ وصیت لازم و ضروری نہیں۔

ابن ماجہ

سوال ۷:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم
چاند دیکھو تو عید کرو پس اگر چاند چھپ جائے تو تیس (۳۰)
دن پورے کرو۔

لغوی معنی:-

صوم کا لغوی معنی ہے "رکنا"۔

اصطلاح:-

کھانا، پینا اور جماع وغیرہ سے رکنے کو
روزہ کہتے ہیں۔

مطابقت:-

دونوں معنوں میں "رکنا" پایا
جاتا ہے اس لئے اسے روزہ کہتے ہیں۔

جواب:-

ایسا آدمی جس نے اکیلے رمضان کا چاند دیکھا
تو ایسے شخص پر روزہ رکھنا لازم و ضروری ہے اگر اس
نے روزہ چھوڑ دیا تو صرف قضا ہو گی کفارہ نہیں ہو گا۔

ائمہ ثلاثہ :-

ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

ہماری دلیل :-

ہماری دلیل یہ ہے کہ جب قاضی نے اس کی گواہی رد کر دی تو اس سے ایک شبہ پیدا ہوا اور شبہ کی وجہ سے کفارہ نہیں ہوگا۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل :-

رمضان کا روزہ توڑا جو اس کے خیال میں حقیقتاً رمضان تھا اور روزہ توڑنے کی صورت میں قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

سوال ۷ :-

(الف) ترجمہ :-

حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا والد بیٹے کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

لغوی معنی :-

قصاص کا لغوی معنی "برابری" ہے۔

اصطلاح :-

مجرم نے جو کام کیا وہی کام مجرم کے ساتھ کرنا

امام مالک :-

امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ والد کو قصاصاً مارا جائے گا۔

باقی ائمہ :-

باقی ائمہ کے نزدیک باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

سوال 5 :-

(الف) ترجمہ :-

حضرت ابوھریرہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کتا پالا اس کے عملوں سے ایک قیراط عمل روزانہ کم ہو جاتے گا مگر کھیتی باڑی اور چوپایوں کے کتے۔

اقتناء :-

اقتناء کا معنی ہے چننا، اختیار کرنا جبکہ یہاں مراد پالنا اور رکھنا ہے۔

قیراط :-

قیراط درھم کے چھوٹے حصے کو کہتے ہیں قیراط اصل میں "قرراط" تھا ایک را "یا" کے ساتھ تبدیل کی گئی۔

عمل کے کم ہونے کی وجوہات :-

(1) نبی پاک نے کتا پالنے سے منع فرمایا جبکہ اس نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی تو اس نافرمانی کی وجہ سے سزا سنائی گئی۔

(2) بلاوجہ کتا پالنے سے رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور فرشتوں کا نہ آنا ایک قسم کی نحوست اور بے برکتی ہے جس کی وجہ سے عمل کم ہو جاتے گا۔

(3) ایک ایسا جانور جو کہ پلید ہے اور اس کا جھوٹا ہر حال میں پلید ہے اس کو پالنا اور بلاوجہ رکھنا جہاں اور قباحتیں ہیں وہاں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ گھر میں پاکی، پلیدی کا اچھا انتظام قائم نہیں ہوگا اور پھر گھر میں رہنے سے کتے کی جو گندی عادتیں ہیں وہ ان کے گھر والوں میں سرایت ہونے کا خطرہ ہے۔

سوال ی :-

(الف) ترجمہ :-

رسول اللہ نے فرمایا قتل خطا کی دیت بیس (۲۰) حقہ اور بیس جزعہ اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس بنی مخاض مذکر ہیں۔

(ب) دیت کا لغوی معنی :-

"دیۃ" ودی یدی کا مصدر ہے اور اس کا معنی "خون بہانا" ہے۔

اصطلاح :-

المال الذی ھو بدل النفس۔

وہ مال جو جان کا بدلہ ہو اسے دیت کہتے ہیں۔

قتل کی اقسام :-

قتل کی پانچ اقسام ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قتل عمد (۲) قتل خطا
(۳) قتل شبہ عمد (۴) قتل بالسبب
(۵) وہ قتل جو خطا کے قائم مقام ہو۔

قتل بالسبب میں دیت واجب ہوگی جبکہ باقی چار اقسام میں دیت اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

سوال 6:۔
(الف) ترجمہ:۔

حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم جنگلوں میں ہوتے ہیں پس ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا وہ چیز جس کا خون بہایا جائے اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے پس تو اس کو تو کھالے سوائے دانت اور ناخن کے اس لئے کہ دانت اور ناخن یہ دونوں حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

وضاحت:۔

(1) سن وہ ہڈی ہے اور وہ خون کے ساتھ پلید ہو جائے گی جبکہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے اس لئے کہ وہ جنات کی خوراک ہے اور دانت سے ذبح کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے اس لئے کہ وہ خون لگنے سے پلید ہو جائے گا۔

(2) ناخن سے ذبح کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں جبکہ وہ کافر ہیں اور کفار کے شعار سے ہمیں منع کیا گیا ہے اس لئے ناخن کے ساتھ ذبح کرنا منع ہے۔

احناف کا مذہب:۔

دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا جائز ہے جب وہ دونوں جدا ہوں۔

امام شافعی کا مذہب:۔

امام شافعی کے نزدیک دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا جائز نہیں۔

دلیل:۔

امام شافعی کی دلیل مذکورہ حدیث ہے۔

حدیث کا جواب:۔

حدیث پاک میں دانت اور ناخن سے مراد وہ دانت اور ناخن ہیں جو ملے ہوئے ہوں جدا نہ ہوں۔

2018 سنن نسائی

سوال 11:-

(الف) ترجمہ:-

حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور شکار کرنے والے اور بکریوں کی حفاظت کرنے والے کتے کی رخصت دی اور فرمایا جب کتا کسی برتن میں چاٹے پس تم اس برتن کو سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں بار مٹی کے ساتھ مانجھ لو۔

تعفیر کا معنی:-

تعفیر کا معنی ہے برتن کو مٹی مل کر اچھی طرح صاف کیا جائے۔

اختلاف ائمہ:-

ہمارے نزدیک:-

ہمارے نزدیک کوئی بھی پلید شے ہو اس کا دھونا تین مرتبہ ہی ہوگا۔

امام شافعی:-

امام شافعی فرماتے ہیں کہ کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو سات بار دھونا ضروری ہے۔

ہماری دلیل:-

حضرت ابو ھریرہ کا فتوی ہے جوکہ انھوں نے دیا تھا اور اس حدیث پاک کے راویوں میں حضرت ابو ھریرہ بھی ہیں اور احناف کا اصول ہے کہ راوی جب اپنی حدیث کی مخالفت کرے تو یہ مخالفت حدیث کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے لہذا حدیث منسوخ ہے۔

یا پھر سات بار دھونے کا حکم وجوبی نہیں بلکہ استحبابی ہے۔

سوال ۵:۔

(الف) ترجمہ:۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا وہ مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا تو نبی پاک نے اس سے فرمایا اللہ کرے تجھے وہ چیز نہ ملے۔

وضاحت:۔

نشدَ کا معنی ہے ڈھونڈنا، تلاش کرنا اور ضالۃ میں تا مبالغہ کی ہے یا اس سے مراد گمشدہ جانور ہے بہرحال ضالہ کا معنی ہے گم ہو جانا، غائب ہو جانا۔

(ب)

مسجد کے اندر کسی گمشدہ چیز کا اعلان منع ہے اس لئے کہ مسجد نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے بنائی گئی ہے۔
اکثر حضرات اس طرف مائل ہیں کہ یہ دعا نہیں بلکہ بددعا ہے جبکہ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ لا ناھیہ کا مفعول محذوف ہے اور اس صورت میں یہ جملہ دعا بن سکتا ہے اور معنی یوں ہوگا "اعلان نہ کر اللہ تعالیٰ تجھے وہ چیز پہنچا دے گا یعنی وہ چیز تو پالے گا۔

ابن ماجہ

سوال ۶:۔

(الف) ترجمہ:۔

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک سخت گرمی والے دن بقیع الغرقد کی طرف گزرے اور لوگ آپ کے پیچھے چل رہے تھے تو جب آپ نے جوتوں کی آواز سنی تو یہ بات دل میں بکی ہوگئی پس آپ

بیٹھ گئے یہاں تک کہ سب کو آگے کر دیا تاکہ آپ کے دل میں تکبر جیسی کوئی شے پیدا نہ ہو۔

وضاحت:۔

~~حدیث پاک کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ نبی پاک کے دل میں تکبر پیدا ہوا۔~~

"وقع ذلك في نفسه" اس ٹکڑے سے مراد یہ ہے کہ نبی پاک کو یہ یقین ہو گیا کہ یہ سارا میرا پیچھے چل رہے ہیں اس لئے آگے کیا۔

حتی انتہائی عاجزی کرنے والے ہیں اور حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ نبی پاک نے انہیں تعلیم امت کے لئے آگے کیا کہ اگر یہ لوگ میرے پیچھے چلتے رہے بالفرض میرے دل میں تکبر آئے تو کسی امتی کے دل میں تکبر یقیناً آئے گا تو یہ قضیہ فرضیہ ہے اور نبی پاک نے امت کو تعلیم دی کہ میں وہ ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے غرور و تکبر سے محفوظ رکھا ہے اگر میں یہ خوف کر رہا ہوں تو امت کو بطریق اولیٰ خوف کرنا چاہیے۔

سوال 6:۔

(الف) ترجمہ:۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک نے چاند دیکھنے سے ایک دن پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن سعید کے دادا کا نام:۔

ابو سعید مقبری

ہے۔

(ب)

اختلاف ائمہ:-

امام اعظم، شافعی و مالک:-

امام اعظم، امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک مختار یہ ہے کہ یوم شک میں روزہ نہ رکھا جائے اس لئے کہ یوم شک کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اگر روزہ رکھنا ہے تو نفل کی نیت کے ساتھ روزہ رکھا جائے ہاں! اگر کسی شخص کی مخصوص دن مثلاً بروز جمعہ روزہ رکھنے کی عادت ہو اور یوم شک اتفاقاً وہی دن ہو تو اس شخص کیلئے یوم شک میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔

امام احمد:-

XXX امام احمد کہتے ہیں کہ جب آسمان میں بادل XXX ہوں تو وہ یوم شک کا روزہ نہیں ہے بلکہ اس کو رمضان کا ہی روزہ شمار کرو۔ X X X

ہماری دلیل:-

عن ابی هريرة عن النبی قال لا يتقدمن احدكم رمضان بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصم ذلك اليوم۔